قرآنی بیان

عزّت اور اس کے حصول کے طریقے

(پارہ:22، سورۂ فاطر:10)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)

کے تحت مساجِد کے لیے

24 جولائی، 2026ء (بمطابق :09 صَفَر شریف، 1448ھ)

کے جمعۃ المبارک کا



مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
24 جولائی، 2026ء (بمُطابِق: 09 صَفَر شریف، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 22، سورۂ فاطر: 10)

عزّت اور اس کے حصول کے طریقے

(عزت کا حقیقی معیار، دُنیا و آخرت میں عزّت پانے کے طریقوں کا بیان)

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...ہمارے رَوَیّوں کی ایک اَہم بنیاد — صفحہ: 03
- ...محل زمین میں دَھنس گیا (واقعہ) — صفحہ: 06
- ...نافرمانی ذِلّت لاتی ہے — صفحہ: 13
- ...عزّت چاہیے تو تقویٰ اپناؤ...!! — صفحہ: 17

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

اِنَّكُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ بِاَسْمَائِكُمْ وَسِیْمَائِكُمْ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ

ترجمہ: بے شک تمہارے نام مَع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحْسن (یعنی بہترین الفاظ میں، شوق اور محبّت کے ساتھ) دُرودِ پاک پڑھو۔[1]

جا کے وہاں پیش ہوگا نام بنام | جس قدر جس کا ہو درود شریف
بزمِ مَولِد میں جب ہو تم حاضِر | پڑھتے ہر دم رہو درود شریف[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا ؕ (پارہ:22، سورۂ فاطر:10)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی...الخ، جلد:2، صفحہ:140، حدیث:3116

2 ...نُورِ ایمان، صفحہ:39۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان : جو عزّت کا طلب گار ہو تو ساری عزّت اللہ ہی کے پاس ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے رَوَیّوں کی ایک اَہَم بنیاد

پیارے اسلامی بھائیو! عزّت ہمارے مُعَاشرتی رَوَیّوں کی ایک اَہَم تَرِین یا شاید میں کہہ سکتا ہوں کہ اَوَّلین بنیاد ہے۔ ہم اپنی زندگی کے اَکْثَر فیصلے **عزّت** کی بنیاد پر کرتے ہیں ❁ شادی بیاہ کے موقع پر لوگ صِرْف **ناک بچانے (عزّت محفوظ کر لینے)** کے چکّر میں لاکھوں روپے کا قرض چڑھا لیتے ہیں ❁ اب تو گھر میں جنازہ ہو جائے، اُس وقت بھی اَہْلِ خانہ کو سوچ سمجھ کر مُعَاملات کرنے پڑتے ہیں کہ کہیں **عزّت** پر حرف نہ آجائے ❁ کپڑوں کی خریداری ہو یا جُوتوں کا اِنْتِخاب (*Selection*) ❁ گھر کا نقشہ (*Map*) بنانا ہو یا گاڑی کی خریداری ❁ گھر میں چھوٹا موٹا فنکشن (*Function*) ہو یا کوئی بڑی تقریب غرض؛ ہمارے بہت سارے فیصلے اس بنیاد پر ہوتے ہیں کہ **لوگ کیا کہیں گے؟**

❁ ہمارے ہاں بعض لوگوں کو **سوشل اِنْزائیٹی** (*Social anxiety*) یعنی لوگوں کے سامنے عزّت خراب ہونے کا خوف بھی ہوتا ہے ❁ اُن کے آنے پر کھڑے ہو کر سلام نہ کیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں ❁ فنکشن وغیرہ ہو، بھرپُور اِہتمام کے ساتھ دعوت نہ دی جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں ❁ اچھی کُرسی، بیٹھنے کے لیے بہترین جگہ فراہم نہ کی جاسکے ❁ گھر آنے پر اچھا کھانا، اچھی مہمان نوازی نہ ہو پائے تو ناراض ہو جاتے ہیں ❁ نام کے ساتھ 4 القاب نہ لگیں تو بُرا مان جاتے ہیں، غرض؛ فیملی میں کتنے ایسے ہوتے ہیں، جن کی عزّت افزائی کا اچھا خاصا خیال رکھنا پڑتا ہے، بعض دفعہ کوئی تقریب وغیرہ ہو تو بندہ کافی

مشکل میں بھی آجاتا ہے، سب مہمان ایک طرف، وہ دو چار ایک طرف، ساری مصروفیات چھوڑ کر اِن کی عزّت کا دھیان رکھنا پڑتا ہے، ورنہ وہ ساری تقریب خراب کر دیتے ہیں۔

خیر! اپنی عزّتِ نفس کی ہمیں حفاظت کرنی بھی چاہیے، البتہ! عزّت کو بنیاد بنا کر جو ہم اپنی زِندگی کے فیصلے کرتے ہیں، عزّت کی طلب جو ہمارے اندر پائی جاتی ہے، پھر عزّت کمانے کے لیے ہم بعض دفعہ پُوری زندگی لگا دیتے ہیں، یہ عزّت کیا ہے؟ عزّت اَصْل میں ملتی کہاں سے ہے؟ کیسے ملتی ہے؟ یہ آج کا ہمارا موضوع ہے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

آیتِ کریمہ کا ایک حصّہ ہم نے سُنا، اللہ پاک نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ (پارہ:22، سورۂ فاطر:10) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جو عزّت کا طلب گار ہو۔

یعنی جو عزّت کا طلب گار ہے، چاہے وہ عزّت دُنیا کی ہو یا آخرت کی ہو، اسے وہ عزّت ❁ اچھے لباس سے نہیں ملے گی ❁ اچھی گاڑی ❁ اچھے گھر سے نہیں ملے گی ❁ مال و دولت سے نہیں ملے گی ❁ مقام و مرتبے، عہدے اور مَنْصَب سے نہیں ملے گی، جو عزّت کا طلبگار ہے، وہ جان لے؛

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ (پارہ:22، سورۂ فاطر:10) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو ساری عزّت اللہ ہی کے پاس ہے۔

دیکھیے! ہمیں جب کوئی چیز چاہیے ہو تو وہاں سے لیتے ہیں نا جہاں سے ملتی ہو، مثلاً ❁ دوائی (Medicine) چاہیے ہو تو میڈیکل اسٹور پر جاتے ہیں ❁ روزمرہ استعمال کی اشیاء (Grocery) چاہیے ہو تو گراؤسری کی دُکان پر جاتے ہیں ❁ کپڑے خریدنے ہوں تو

کپڑے کی مارکیٹ میں پہنچتے ہیں تو اللہ پاک نے فرمایا:

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا (پارہ:22، سورۂ فاطر:10) ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ساری عزّت اللہ ہی کے پاس ہے۔

یعنی عزّت چاہیے تو اِس کے لیے مال و دولت کے پیچھے مت بھاگو! وہاں سے عزّت نہیں ملتی ❁ عزّت چاہیے تو عہدے اور مَنْصَب کے پیچھے مت بھاگو! ❁ عزّت چاہیے تو اس کے لیے کُرسی، اچھے اَلْقاب، رشتے داروں کے اہتمامات وغیرہ کے پیچھے مت پڑو! ❁ جگہ جگہ بھیک مت مانگتے پھرو کہ فُلاں نے میری عزّت نہیں کی، فُلاں نے مجھ سے کھڑے ہو کر سلام نہیں لیا ❁ فرمایا: عزّت ساری کی ساری اللہ پاک کے ہاں ہے، وہی عزّت کا مالِک ہے، وہی شرف و عظمت و بزرگی عطا فرمانے والا ہے، عزّت چاہتے ہو تو اسی رَبِّ رحمٰن کے دربار پاک پر سر جھکا دو، اللہ پاک عزّتوں کی معراج پر پہنچا دے گا۔

اُسی کے ہاتھ عزّت ہے

بڑی خوبصورت آیتِ کریمہ ہے، بار بار پڑھنی چاہیے، سمجھ کر پڑھنی چاہیے۔ غیر مُسْلِم جو تھے، وہ اپنے مال و دولت، تاج و تخت و حکومت پر بھروسہ کرتے تھے، اُن کا ماننا تھا کہ یہ تھوڑے سے مسلمان ہمارا کیا بگاڑ لیں گے؟ تاج و تخت و حکومت ہمارے پاس ہے، دُنیا میں عزّت، واہ واتو سب ہماری ہے، ہمارا رُعب ہے، ہمارا ہی ہر طرف دَبْدَبَہ ہے، بھلا ہمیں پست کون کر سکتا ہے، اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا:

قُلْ (پارہ:3، سورۂ آل عمران:26) ترجمۂ کنزُالعِرفان: یوں عرض کرو:

سُبْحٰنَ اللہ! اپنی تعریف اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ

پاک سے کروائی ہے۔ مولانا حَسَن رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں نا؛

قُل کہہ کر اپنی بات بھی لب سے ترے سُنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند (1)

خیر! فرمایا: اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کہیے:

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ (پارہ:3، سورۂ آل عمران:26)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے اللہ! مُلک کے مالِک! تُو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔

سلطنت ہو یا حکومت، تاج و تخت ہوں یا بڑے عہدے، سب کا مالِک بلکہ دُنیا کے ذرّے ذرّے کا مالِک اللہ پاک ہے، کتنی بڑی بڑی سلطنتیں گزریں، کیسا کیسا مَضْبُوط نظام تھا، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ سلطنت بھی کبھی ختم ہو سکتی ہے عزّت و سلطنت کا مالِک اللہ پاک ہے، جب اللہ پاک نے چاہا وہ سلطنتیں تباہ و برباد ہو کر فنا کے گھاٹ اُتر گئیں۔

محل زمین میں دَھنس گیا

ایک واقعہ کتابوں میں لکھا ہے: ایک بادشاہ تھا، بڑی عزّت رکھتا تھا، بڑی سلطنت تھی، نوکر چاکر، فوج، خزانے سب کچھ تھا، اِتفاق ایسا ہوا کہ بادشاہ کے محل کے سامنے ہی ایک بڑھیا کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی، وہ جگہ اِس بڑھیا کی ملکیت میں تھی، ظاہِر ہے عالیشان محل کے قریب ہی چھوٹی سی جھونپڑی بُری لگتی تھی، محل کی شان و شوکت میں فرق آتا تھا، بادشاہ نے بڑھیا کو کہا کہ اپنی یہ زمین مجھے فروخت کر دو۔ مگر بڑھیا نہ مانی، ایک دِن ایسا ہوا کہ بڑھیا کسی کام سے جنگل کی طرف گئی تھی کہ بادشاہ نے سپاہی بھیجے اور اس کی

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:127۔

جھونپڑی کو تباہ کر دیا۔

بڑھیا واپس آئی تو اپنا گھر گرا پڑا دیکھا، اب بڑھیا نے کچھ نہیں کیا، نہ بادشاہ کو گالیاں دِیں، نہ کسی کے دروازے پر جا کر رَوئی، چِلّائی، بَس آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کہنے لگی: اے اللہ پاک! اگر میں یہاں موجود نہیں تھی تو تُو تو دیکھ ہی رہا تھا، اے مالِکِ کریم! سب بادشاہوں کے بادشاہ اس ظالِم بادشاہ نے میرا گھر گرا دیا ہے۔ بس بڑھیا کی اِس فریاد کی دَیر تھی کہ اُسی وقت زلزلہ آیا اور بادشاہ کا محل مٹی میں مِل گیا۔[1] تو فرمایا؛

تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (پارہ:3، سورۂ آل عمران:26)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تُو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔

مزید فرمایا:

وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۲۶ (پارہ:3، سورۂ آل عمران:26)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تو جسے چاہتا ہے عزّت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذِلّت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ عزّت بھی اللہ پاک دیتا ہے، ذِلّت کسی کو ملتی ہے تو وہ بھی اللہ پاک ہی کی جانِب سے آتی ہے۔

مٹ گئے آپ مٹانے والے

قرآنِ کریم میں ہے:

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا

ترجمۂ کنزُ الاِیمان: اور اللہ کے سِوا اَور خُدا بنا

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والستون بعد المائۃ... الخ، صفحہ:176 مفصلاً۔

لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ (پارہ:16، سورۂ مریم:81) | لیے کہ وہ انہیں زور دیں۔

یعنی غیر مسلم، مکّہ کے مُشرِکین جو تھے، وہ اللہ پاک کو چھوڑ کر باطِل اور جھوٹے خُداؤں کی عِبادت کیا کرتے تھے، کیوں کرتے تھے: فرمایا:

لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ (پارہ:16، سورۂ مریم:81) | ترجمۂ کنزُالاِیمان: کہ وہ انہیں زور دیں۔

یعنی وہ عزّت کی طلب میں اتنے سارے جھوٹوں کے سامنے سَر جھکایا کرتے تھے۔[1] مگر... کیا انہیں عزّت مل سکی؟ نہیں ملی۔

یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے | ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات[2]

یعنی بندے بندے کے آگے سَر جھکانے، جھک کر سلامیاں دینے سے عزّت نہیں ملتی، ایک سجدہ جو اِخلاص کے ساتھ اللہ پاک کے حُضُور کیا جاتا ہے، وہ عزّتوں کی مِعراج تک پہنچا دیتا ہے۔

مکہ کے غیر مسلموں نے سینکڑوں جھوٹے خُداؤں کے سامنے سجدے کیے، اپنے ماتھے گِھسائے، اُن پتھر کے مُجَسّموں کی وجہ سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دُشمنی کی، گستاخیوں کی جسارت کی، مسلمانوں پر ظُلم و سِتَم ڈھائے، یہاں تک کہ مسلمانوں کو ہجرت کر جانی پڑی۔ آخِر کیا ہوا؟ عزّت ملی؟ نہیں ملی۔ عُتْبہ، شَیْبہ، اَبُوجَہل، اَبُولَہب سب ذِلّت اُٹھا کر موت کے گھاٹ اُتر گئے۔

وہی دُھوم اُن کی ہے ماشآءاللہ! | مٹ گئے آپ مٹانے والے[3]

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ:16، سورۂ مریم، زیرِ آیت:81، جلد:8، صفحہ:377۔
2 ... کلیاتِ اقبال، ضربِ کلیم، صفحہ:550۔
3 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:161۔

اَبُولَہب کا عبرتناک انجام

کتابوں میں لکھا ہے: اَبُولَہب جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی گستاخیاں کیا کرتا تھا، مَعَاذَ اللّٰہ! جسمِ پاک پر پتھر برسایا کرتا تھا، اسے بہت بُری بیماری لگی، اتنی سخت بیماری تھی کہ اس کے بدن سے بدبُو اُٹھتی تھی، آخر اسی بیماری میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا، اس کے اپنے سگے بیٹے اس کے قریب آنے کی ہمت نہ کرتے تھے، کئی دِن تک اس کی لاش یونہی پڑی سڑتی رہی، آخر جب بدبُو پھیلنے لگی تو لوگوں کے طعنوں کے ڈر سے ایک گڑھے میں لاش رکھوا کر اُوپر سے پتھر ڈال دیئے گئے۔[1]

وہی دُھوم اُن کی ہے ماشآءاللہ! | مٹ گئے آپ مٹانے والے[2]

عزّت اللہ پاک دیتا ہے

اللہ پاک نے فرمایا:

وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ (پارہ:11، سورۂ یونس:65) | ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو بیشک تمام عزّتوں کا مالک اللہ ہے۔

یعنی اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ کفّار جو آپ کی گستاخیاں کرتے ہیں، جملے کَستے ہیں، آپ کی ذاتِ پاک کے مُتَعَلِّق نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں، اِن کی یہ باتیں آپ کو غم میں مُبتَلا نہ کریں۔ کیونکہ

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ | ترجمۂ کنزُالعِرفان: تمام عزّتوں کا مالک اللہ

---

1 ...مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی، باب غزوہ بدر، جلد:2، صفحہ:340-341۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:161۔

(پارہ:11، سورۂ یونس:65) ہے۔

بیشک عزّت ساری کی ساری اللہ پاک کے ہاں ہے، یہ کفّار ذلیل وخوار ہو جائیں گے، آپ کی عزّتوں کے پرچم پہلے ہی انتہائی بلند ہیں، اور بلند ہو جائیں گے۔

فرش والے تیری شوکت کا عُلُو کیا جانیں
خُسْروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا[1]

قسم سے آپ کا ذِکْر بلند ہو گیا

روایات میں ہے: فتح مکّہ کا موقع تھا، وہ شہر جہاں سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہجرت کر کے تشریف لے گئے تھے، وہ گلیاں جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثاروں یعنی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم پر ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے تھے، وہ گھر، وہ محلے جہاں مسلمانوں کا جینا دُشوار ہو گیا تھا، 9 ہجری (یعنی ہجرتِ مدینہ سے 9 سال بعد) پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ان گلیوں، ان محلوں، اس شہر مکہ میں فاتح بن کر تشریف لائے، اس پاکیزہ شہر کو کفر و شرک کی گندگی سے پاک کر دیا گیا، کعبہ مبارَک جسے زمانۂ جاہلیت میں شِرْک سے آلُودہ کر دیا گیا تھا، ایک بار پھر اسے مرکزِ تَوْحِید بنا دیا گیا، اس موقع پر مکّہ کے بڑے بڑے سردار موجود تھے۔

یُوں کہہ لیجیے کہ سارے مکّے والوں کی نگاہیں ہی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی جانِب لگی ہوئی تھیں۔ اتنے میں ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔

اب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سچّے عاشِق حضرت

---

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:16۔

بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو وہ شرف، وہ عظمت بخشی جو نہ اس سے پہلے کسی کو نصیب ہوئی تھی، نہ آپ کے بعد کسی کو نصیب ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے بِلال...!! آج (کعبے کے سامنے کھڑے ہو کر نہیں بلکہ) کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان پڑھو...!!

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شانِ کریمی ہے، وہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ ❁ جنہیں اسی شہر مکہ میں غُلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا تھا ❁ جنہیں اسی مکّہ شریف میں تپتی ریت پر لٹا کر اُوپر بھاری پتھر رکھ دیئے جاتے تھے ❁ جن پر مکّے کی گلیوں میں پتھر برسائے جاتے تھے، وہی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ...!! آج کعبے کی چھت پر چڑھ چکے ہیں۔

یہ گویا تمام سردارانِ مکّہ کو ایک خاموش پیغام تھا کہ اے غیر مسلم سردارو...!! دیکھ لو! عزّت اللہ پاک کے ہاتھ ہے، یہ غُلامی اور آزادی، حبشی ورُومی کا فرق یہ تمہارا اپنا بنایا ہوا ہے، ورنہ حقیقت میں سب اللہ پاک کے بندے ہیں، سبھی حضرت آدم وحواء علیہما السلام کی اَوْلاد میں سے ہیں۔ عزّتوں کا معیار رنگ و نسل نہیں بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں مَقْبُولِیَّت ہے، جو اللہ پاک کی بارگاہ کا مَقْبُول ہو، جو دامنِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے لپٹ جائے، چاہے نسلی اعتبار سے حبشی ہی کیوں نہ ہو، اللہ ورسول اُسے ایسی عزّت سے نوازتے ہیں کہ بڑے بڑے سردار بھی اُن کو عظمت کی ٹوپی سنبھال کر، چہرے اُٹھا کر دیکھتے ہیں۔

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حُضُور ہو گئے، اس کا زمانہ ہو گیا

خیر! حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے، اذان پڑھنا شروع کی۔ روایت کے الفاظ ہیں: جب آپ اذان پڑھتے پڑھتے:

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ

پر پہنچے تو آپ نے آواز مزید اُونچی کر دی، روایت کے الفاظ ہیں:

وَرَفَعَ صَوْتَهُ كَاَشَدِّ مَا يَكُوْنُ

یعنی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ جتنا زَور لگا سکتے تھے، جتنی اُونچی آواز میں پڑھ سکتے تھے، اتنا زَور لگا کر پڑھا:

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ابو جہل کی بیٹی حضرت جُوَیرِیَہ رَضِیَ اللہُ عنہا جنہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا، انہوں نے جب مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک کعبے کی چھت سے پُورے مکے میں گونجتا ہوا سُنا تو بولیں:

لَعَمْرِیْ رُفِعَ لَكَ ذِكْرُكَ

میری جان کی قسم...!! اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا ذِکْر آپ کے لیے بلند کر دیا گیا ہے۔[1]

عقل ہوتی تو خُدا سے نہ لڑائی لیتے | یہ گھٹائیں، اُسے منظُور بڑھانا تیرا[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے عزّتوں کا معیار...!! یہ ہے عزّت کا اَصْل فلسفہ۔ عزّت کا مالِک اللہ پاک ہے، جسے عزّت ملتی ہے، اللہ پاک کی جناب سے ملتی ہے۔

ایک وَضاحت سُن لیجیے! لَعَمْرِیْ (یعنی میری جان کی قسم) عَرَب کا مُحاوَرہ تھا، یہ لوگ عموماً اس طرح بولتے تھے۔ حضرت جُوَیْرِیَہ چونکہ اس وقت تک مسلمان نہیں تھیں، اِس لیے انہیں مسئلہ مَعْلُوم نہیں تھا، ورنہ اللہ پاک کے عِلاوہ کسی کی بھی قسم کھانا جائِز نہیں ہے،

---

1 ...امتاع الاسماع، جلد:13، صفحہ:385۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:28۔

مثلاً ❁ مجھے میرے بچوں کی قسم ❁ ماں کی قسم ❁ میرے سر کی قسم ❁ تیرے سر کی قسم! یہ سب انداز ناجائز ہیں۔[1]

عزّت پانے کے طریقے

نافرمانی ذِلّت لاتی ہے

پارہ:17، سورۂ حَجّ، آیت:18 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ (پارہ:17، سورۂ حَجّ:18)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزّت دینے والا نہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اِس آیت کے تحت ہے: مَعْلُوم ہوا کہ عزّت و نامُوَری کسی قوم یا فرد کی میراث نہیں کہ کوئی بندہ چاہے کیسے ہی سیاہ کام کرتا پھرے، اپنا اعمال نامہ گُناہوں سے بھر لے، اس کا کردار نافرمانیوں سے دَاغْدار ہو، اِس کے باوُجُود وہ عزّت کے ساتھ ہی زِندگی گزارے گا... نہیں! نہیں! ایسا نہیں ہے بلکہ جو اپنے اخلاق و کردار سے، نیک اعمال سے، خیر خواہی اور ہمدردی سے اپنے آپ کو عزّت کا حقدار ثابت کرتا ہے، اللہ پاک اسے بھی عزّت دیتا ہے اور جو مسلسل نافرمانیوں میں مُبتَلا رہتا ہے، **وہ ذِلّت کے گہرے گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔**[2]

پتا چلا؛ عزّت ساری کی ساری اللہ پاک کے ہاں ہے اور وہاں سے ملتی کیسے ہے؟ گُناہ چھوڑ کر، اللہ پاک کی فرمانبرداری اختیار کرکے، تقویٰ اپنا کر، نافرمانی سے عزّت نہیں ملتی،

---

1 ... بدائع الصنائع، کتاب الایمان، فصل فی الیمین بغیر اللہ عزوجل، جلد:4، صفحہ:60 ماخوذاً۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:18، جلد:6، صفحہ:418و419۔

گُناہوں سے عزّت نہیں ملتی۔

نافرمانی نے ذلیل ورُسوا کر دیا

حضرت جبیر بن نُفَیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب مسلمانوں نے قُبرُص (کے علاقے) کو فتح کیا، میں نے دیکھا کہ صحابیِ رسول حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ تنہائی میں بیٹھے رو رہے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: عالی جاہ! آج تو اللہ پاک نے مسلمانوں کو کُفّار پر غلبہ عطا فرمایا ہے (یعنی آج خوشی کا دِن ہے) اور آپ آنسو بہا رہے ہیں؟ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: اے جُبَیر! غور تو کرو...! جو اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے، وہ اپنے رَبّ کے حُضُور کتنا بے وُقعت ہو جاتا ہے۔ قُبرُص کے رہنے والے کیسے غلبے و عزّت والے تھے، انہوں نے اللہ پاک کے اَحکام چھوڑے، اپنے رَبِّ کریم کی نافرمانی کی تو ان کا یہ حال ہوا (کہ آج انہیں شکست ہوئی اور یہ ذلیل ورُسوا ہو گئے)۔[1]

غیر مسلموں کے ہاں عزّت نہیں ملتی

پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا؛ عزّت صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی فرمانبرداری میں ہے، جو اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے، وہ ذلیل ورُسوا ہو کر رہ جاتا ہے۔

آہ! آج ہمارے ہاں لوگ غیر مسلموں کے طور طریقے اپناتے ہیں ❁ ان کی نقلیں کرتے ہیں ❁ نِت نئے فیشن وہ بھی غیر مسلموں والے اپناتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس میں ہماری عزّت ہے۔ نہیں...!! **پیارے اسلامی بھائیو!** نہیں...!! اللہ پاک کے دُشمنوں کی پیروی سے عزّت نہیں مل سکتی، عزّت اللہ پاک کے دروازے سے ملتی ہے۔ قرآنِ کریم

---

1 ...زہد لامام احمد بن حنبل، صفحہ: 182، حدیث: 764۔

میں ہے:

اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾ (پارہ:5، سورۂ نساء:139)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا یہ ان کے پاس عزّت ڈھونڈتے ہیں؟ تو تمام عزّتوں کا مالک اللہ ہے۔

یعنی کیا یہ لوگ غیر مسلموں کے ہاں عزّت تلاش کر رہے ہیں؟ جان لو! عزّت غیر مسلموں کے ہاں نہیں، اللہ پاک کی پاک بارگاہ میں ہے، لہٰذا اُن کے طور طریقے اور رستے چھوڑو! اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو جاؤ! ساری عزّت یہیں ملے گی۔

توبہ کی برکت فوراً ظاہر ہوئی

حضرت حبیب عَجَمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیٔ کامِل ہوئے ہیں، شہر بصرہ کے رہنے والے تھے، توبہ کرنے سے پہلے آپ بہت امیر تھے اور لوگوں کو سُود پر قرضے دیا کرتے تھے، حال ایسا تھا کہ جب کسی مَقْرُوض سے قرضے کی رقم واپس لینے جاتے اور وہ نہ دے پاتا تو اس سے اپنا وقت ضَائع ہونے کا جُرمانہ بھی وُصُول کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ کسی مَقْرُوض کے ہاں پہنچے، دروازے پر دستک دی، وہ مَقْرُوض خود تو گھر پر موجود نہیں تھا، البتہ اس کی بیوی نے کہا کہ میرا شوہر تو گھر پر نہیں ہے، نہ ہی میرے پاس رقم ہے جو آپ کو دے دوں، البتہ آج ہم نے بکری ذَبح کی تھی، اس کا سارا گوشت ختم ہو چکا ہے، سَر باقی ہے، وہ لینا چاہیں تو لے لیں، حبیب عَجَمی (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے بکری کا سَر لیا اور گھر آ گئے، زوجہ کو کہا: اسے پکاؤ! زوجہ بولی: گھر میں نہ لکڑیاں ہیں، نہ دوسرا راشن، چنانچہ آپ لکڑیاں وغیرہ بھی مَقْرُوضوں کے ہی گھر سے لے آئے، زوجہ نے ہانڈی بنائی، ابھی کھانا تیار بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک بھکاری آ گیا، حبیب عَجَمی (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے اسے بھی

باتیں سُنا کر نکال دیا، کھانا تیار ہو چکا تھا، آپ کھانے کے لیے بیٹھے مگر جیسے ہی زوجہ نے ہانڈی کھولی تو اس میں بکری کے سر کی جگہ خون ہی خون بھرا تھا، زوجہ نے پُکار کر کہا: دیکھو تمہاری کنجوسی کا نتیجہ...!! ہانڈی خون سے بھری پڑی ہے۔

ہانڈی کا یُوں خُون میں تبدیل ہو جانا گویا قُدرت کی ایک تنبیہ تھی، جسے حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سنجیدہ لیا اور فوراً ہی سارے گُناہ چھوڑنے کا پکّا ارادہ کر لیا، اب حضرت حبیب عَجَمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ گھر سے باہَر نکلے، گلی سے گزر رہے تھے کہ وہاں کھیلتے ہوئے بچے ایک دوسرے سے بولے: دُور ہو جاؤ! حبیب سُود خور آرہا ہے، کہیں ایسا نہ ہو اس کے قدموں کی دُھول ہم پر پڑے اور ہم بھی بدبخت ہو جائیں۔

یہ دوسری چوٹ تھی، اب تو حضرت حبیب عَجَمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دِل بالکل پگھل گیا، آپ فوراً حضرت امام حسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور سارے گُناہوں سے سچّی توبہ کر لی۔

توبہ کے بعد آپ گھر واپس آرہے تھے کہ دیکھا، وہی بچے گلی میں کھیل رہے تھے، اب اُن بچوں نے آپ کو دیکھا تو ایک دوسرے سے بولے: اب حبیب توبہ کر کے آرہے ہیں، دور ہو جاؤ، اگر ہمارے قدموں کی دُھول ان پر پڑ گئی تو ہم گنہگار ہوں گے۔

حضرت حبیب عَجَمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بچوں کی یہ بات سُنی تو تڑپ گئے اور اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کیا: واہ مالِک! تیری قُدرت بھی عجیب ہے، آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تُو نے میری نیک نامی کا اِعْلان بھی کروا دیا۔

اس کے بعد حضرت حبیب عَجَمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سب کے حُقُوق ادا کیے، جن سے

سُودی لَین دَین تھا، سب ختم کیا اور اللہ پاک کی عِبادت میں مَصْرُوف ہو گئے۔[1]

مَحبت میں اپنی گُما یاالٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یاخدا! یاالٰہی![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عزّت چاہیے تو تقویٰ اپناؤ...!!

پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا؛ عزّت توبہ کرنے اور گُناہ چھوڑنے میں ہے، آہ! افسوس! آج ہمارے معاشرے میں لوگ عزّت بچانے کے لیے گُناہ کرتے ہیں۔ کتنے ایسے ہیں، اگر انہیں کہا جائے کہ بھائی! شادِی بیاہ پر ڈھول ڈھمکّے نہ کرو! ناچ گانے کی محفلیں نہ سجاؤ! تو جواب ملتا ہے: اگر یہ نہ کیا تو معاشرے میں عزّت کیا رہ جائے گی؟ لوگ کیا کہیں گے؟ ایسے لوگوں کو بتایئے! کہ بھائی جان! عزّت گُناہ کرنے سے نہیں ملتی، گُناہ چھوڑنے سے ملتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، **پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:**

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّكُوْنَ اَكْرَمَ النَّاسِ فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ

مفہوم: جو سب سے بڑا عزّت دار بننا چاہتا ہے، وہ اللہ پاک سے ڈرا کرے۔[3]

پتا چلا؛ عزّت گُناہ کرنے میں نہیں بلکہ گُناہ چھوڑنے میں ہے۔

کیا عزّت دوبارہ نہیں ملتی...؟

حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ: توبہ سے پہلے ڈاکو تھے، یہ کوئی کہانی نہیں،

1 ...تَذْكِرَةُ الْاَوْلِیاء، نمیمہ اول، ذکر حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ علیہ، صفحہ: 56۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105 ملتقطاً۔
3 ...زہد الامام احمد بن حنبل، زہد عمر بن عبد العزیز، صفحہ: 347، حدیث: 1711۔

واقعی حقیقت ہے کہ رات کو بچہ نہ سوتا تو مائیں کہا کرتی تھیں: بیٹا! سو جاؤ! ورنہ فضیل ڈاکو آ جائے گا۔[1] جس راستے پر آپ ہوتے، لوگ ڈر کے مارے اس راستے سے نہیں گزرا کرتے تھے مگر جب آپ نے توبہ کی، جن کا مال لُوٹا تھا، واپس کیا، سارے حقوق ادا کیے، اللہ پاک کی عِبَادت میں، نیک کاموں میں مَصْرُوف ہوئے تو یہی حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ علیہ تھے کہ وقت کا بادشاہ آپ کے دروازے پر کھڑا تھا اور انتہائی عاجزی سے عرض کر رہا تھا: عالی جاہ! ایک بار ملاقات کا وقت عطا کر دیجئے![2]

ایسے ہی حضرت بِشر حافِی رَحمۃُ اللہِ علیہ؛ توبہ سے پہلے شرابی تھے، بچہ بچہ آپ کو شرابی کہتا تھا، آپ کے ملنے کا ایک ہی ٹھکانہ تھا اور وہ تھا؛ شراب خانہ۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ شرابیوں، نشہ کرنے والوں کو آج کل ہمارے مُعَاشرے میں کتنی عزّت دی جاتی ہے...! تو اس دَور میں جب کہ نیکی غالِب تھی، اُس وقت شرابیوں کو کن نگاہوں سے دیکھا جاتا ہو گا مگر اللہ کریم کی رحمت کے قربان جایئے! حضرت بِشر حافِی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے توبہ کی، نیک رستے کے مُسَافِر ہوئے تو رَبِّ کائنات نے ایسی عزّت سے نوازا کہ جس رستے سے آپ گزرتے تھے، جانور بھی اس رستے کا ادب کرتے اور اس پر گندگی نہیں کیا کرتے تھے۔[3]

یہ ہے عزّت...!! ہمارے ہاں لوگ سمجھتے ہیں ❁ عزّت پیسے سے ملتی ہے ❁ مَنْصَب اور عہدوں سے ملتی ہے ❁ سُوٹ بُوٹ سے عزّت ملتی ہے ❁ بندے کے پاس مہنگی گاڑی ہو ❁ مہنگا موبائل ہاتھ میں ہو ❁ ہزاروں کے کپڑے پہنے ہوں ❁ عالی شان کوٹھیوں میں

---

1 ...اولیارِ جال الحدیث، فضیل بن عیاض، صفحہ: 184 بتغیر قلیل۔
2 ...تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیاء، تیمہ اول، ذکر فضیل عیاض رَحمۃُ اللہِ علیہ، صفحہ: 78 ماخوذًا۔
3 ...فضائلِ دعا، صفحہ: 256 بتغیر قلیل۔

رہتا ہو تو عزّت ملتی ہے مگر ایسا نہیں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ (پارہ:22، سورۂ فاطر:10)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو عزّت کا طلب گار ہو تو ساری عزّت اللہ ہی کے پاس ہے۔

ساری عزّت اللہ پاک کے ہاں ہے، عزّت و ذِلّت کا مالِک رَبِّ کائنات ہے، اُس کے دروازے پر آئیں، یہاں سَر جھکائیں، گُناہوں سے توبہ کریں، اپنے مالِکِ کریم کے حُضُور حاضِر ہو کر عرض کریں: مولیٰ! بھاگا ہوا بندہ حاضِر ہے، اے مالِکِ کریم! قُبُول فرمالے، اس بندۂ گنہگار پر کرم فرمادے، بندہ اپنے گُناہوں، نافرمانیوں پر سچّے دِل سے شرمندہ ہو کر عرض کرے:

میں بندۂ عاصی ہوں، خطا کار ہوں مولیٰ! لیکن تری رحمت کا طلبگار ہوں مولیٰ!
وابستہ ہے اُمّید مری تیرے کرم سے تیرا ہوں، فقط تیرا پرستار ہوں مولیٰ!

یہ ہے عزّت ملنے کا درست راستہ، یہاں جھک کر دیکھیے! اللہ کریم نوازے گا، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ضرور نوازے گا۔

عزّت دِل کی اِصلاح سے ملتی ہے

حدیثِ پاک میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ

ترجمہ: اللہ پاک تمہاری صُورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا بلکہ اللہ پاک تمہارے دِل دیکھتا ہے۔[1]

پتا چلا؛ عزّت کا معیار رنگ رُوپ نہیں ہے، 10، 10 ہزار والے جوڑے پہننے سے

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم ظلم المسلم... الخ، صفحہ:995، حدیث:2564۔

عزّت نہیں بنتی...!! آج لوگ میک اَپ پر ہزاروں رُوپے لگاتے ہیں، لڑکے بھی نہ جانے کیا کیا فیشن کرتے ہیں، مہنگے مہنگے جوڑے خریدتے ہیں ❁ کڑک دار جوڑا ❁ بازُو اور گریبان کے بٹن کھلے ❁ سامنے والی جیب میں نظر آتا ہوا 5 ہزار کا نوٹ ❁ کلائی پر مہنگی گھڑی ❁ ہاتھ میں مہنگا موبائل، یہ سب حلیہ اپنا کر بھی لوگ کہتے ہیں: جانتے ہو میں کون ہوں؟ ❁ بعض اپنی باڈی پر بہت تَوَجُّہ دیتے ہیں، جِمْ شِمْ کرنا اور نہ جانے کیا کیا طریقے اپناتے ہیں، صحت مند رہنے کے لیے ورزش کرنے میں یقیناً کوئی حرج نہیں ہے، البتہ! بعض نوجوانوں کا ذِہن ہوتا ہے کہ میری باڈی دیدہ زیب ہوگی تو لوگ عزّت کریں گے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک تمہاری صُورتیں نہیں دیکھتا، رنگ رُوپ نہیں دیکھتا، اللہ پاک تمہارے دِلوں پر نظر فرماتا ہے۔ لہٰذا عزّت چاہیے تو اپنے دِل کو پاک صاف کرلو! اللہ پاک تمہیں دُنیا اور آخرت میں عزّتوں سے نواز دے گا۔

بہر حال! اگر ہم عزّت کے طلب گار ہیں، اس کا بہترین بلکہ واحِد طریقہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک کے ساتھ اپنا دِل لگائیں، اللہ پاک کے حُضُور سر جھکائیں، جتنا اللہ پاک کے ساتھ اپنا تَعَلُّق مَضْبُوط کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اتنی ہی عزّت نصیب ہوگی۔ میں ایک سادہ سی مثال عرض کرتا ہوں: حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے زمانۂ پاک میں وقت کا بادشاہ اور خلیفہ کون تھا...؟ شاید ہم میں سے کسی کو اس کا نام بھی مَعْلُوم نہ ہو، حالانکہ وہ بھی بغداد ہی میں تھا، تاج و تخت و حکومت رکھتا تھا، اِس کے باوُجُود ہمیں اس کا نام تک مَعْلُوم نہیں جبکہ 11 وِیں والے پیر کو ہمارا بچہ بچہ جانتا ہے۔ یہ دائمی عزّت ہے جو اللہ پاک کی فرمانبرداری سے ملا کرتی ہے۔ لہٰذا عزّت ساری کی ساری اللہ پاک کے ہاں ہے، عزّت

کی بھیک نہیں مانگنی چاہیے، بات بات پر عزّت و اَنا کا مسئلہ بنا کر جھگڑے نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ عاجزی اپنائیں، اللہ پاک کے ساتھ لَو لگا کر رکھیں، اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا میں بھی عزّت نصیب ہو گی، آخرت میں بھی بلند مقام مل جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک اعمال میں اضافے کے لیے دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **نیک اعمال (Neik Amaal)** یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس ایپلی کیشن میں: اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طالب علموں کے لیے الگ، الگ رسائل موجود ہیں ❁ اس کو 6 مختلف زبانوں ❁ انگریزی ❁ اردو ❁ ہندی ❁ بنگلہ ❁ گجراتی اور ❁ سندھی میں استعمال کیا جا سکتا ہے ❁ اس میں مختلف نیک اَعْمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں ❁ ہر سُوال کے نیچے ہر ماہ کے اعتبار سے خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: مسلمان پر لعنت کرنا ناجائز و گناہ ہے۔

وضاحت: ہمارے ہاں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ بات بات پر ایک دوسرے پر لعنت بھیجتے ہیں، یہ بات یاد رکھیے! لعنت کرنا ناجائز و گناہ ہے۔[1] **احادیثِ کریمہ میں مچھر، ہوا جمادات پر بھی لعنت کرنے سے منع کیا گیا ہے، ترمذی شریف میں ہے،** پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ مسلمان طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش (یعنی گندی) اور بیہودہ باتیں کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔[2] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناگہانی موت اور چوری سے حفاظت کا وظیفہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اگر کوئی رات کو سوتے وقت 21 بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

---

1 ... فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ)، ریفرنس نمبر: Lar-9075۔

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، صفحہ: 481، حدیث: 1977

اَلْکَرِیْم! مال و اسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور ناگہانی موت سے بھی حفاظت ہو گی۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

1 ...جنّتی زیور، صفحہ:579۔